© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصریحات

چودھویں صدی ہجری رختِ سفر باندھ چکی اور پندرہویں نے اپنی آمد کے شادیانے بجانے شروع کر دیئے ہیں ایسے عالم میں مختلف اسلامی تنظیموں اور ملکوں نے پندرہویں صدی ہجری کی تقریبات منانے کا فیصلہ و اعلان کیا ہے کہ آغاز صدی پر شکرانے ادا کیے جائیں گے مجالس بپا ہوں گی بزمیں آراستہ کی جائیں گی اہلِ نظر، اہلِ فکر، اہلِ زبان اور اہلِ قلم اکٹھا ہوں گے پچھلے واقعات دہرائیں گے، آئندہ کے لیے منصوبے باندھیں گے، اور کوشش یہ کی جائے گی کہ ماضی کی غلطیوں پر پردہ ڈالا جائے لغزشوں کا اخفا ہو، کوتاہیوں سے صرف نظر کیا جائے اور ناکامیوں نامرادیوں اور مسلمانوں کو درپیش مصائب و مشکلات سے گریز کرتے ہوئے کچھ سخت و اتفاق اور کچھ تشنہ و نامکمل کامرانیوں اور کامیابیوں کے ڈھول پیٹے جائیں درآنحالیکہ زندہ قومیں بلندیوں سے ہمکنار ہونے کے لیے اپنی غلطیوں کا کڑا احتساب اور اپنے ماضی کی سخت جانچ پرکھ کرتی ہیں کہ ان کی روشنی میں اپنے مستقبل کو سنوارا اور نکھارا جائے، اور اقوام مغرب نے اسی اصول کی روشنی میں اپنے تاریک اور فرسودہ ماضی کو روشن اور تابناک حال اور مستقبل میں تبدیل کیا ہے۔

یورپین لوگ بے علم تھے، علم سے بہرہ ور ہوئے، جاہل اور گنوار تھے، متمدن اور مہذب بنے، مفلسی ناتوانی اور ذلتوں کا شکار تھے، مسلسل محنت جدوجہد اور تگ و تاز سے تونگر مالدار اور عزیزِ جہان بن گئے، کبھی دمشق، بغداد، قاہرہ اور قرطبہ کے مقابلہ میں پیرس، لنڈن اور روم پسماندگی درماندگی اور بے مائگی کا شکار تھے اور پھر اپنے باسیوں کے مضبوط ارادوں، توانائیوں اور کڑے احساس سے بلندیوں سے ہمکنار ہو گئے۔

آہ کہ ہم کہ چودہ سو برس پیشتر سرورِ گرامی کے فیضِ محبت سے ہمدوشِ ثریا اور ہم عنانِ آسمان تھے روم و یونان ہمارے باجگزار اور روشنیاں ہمارے ہم رکاب تھیں، ایشیا، افریقہ اور یورپ ہمارے تمدن اور ہماری تہذیب کی جلوہ گاہ اور ہماری ثقافت اور ہمارے کلچر کی آماجگاہ تھی۔ اور چشمِ کائنات ہر لمحہ ہر آن ہمارے جنبشِ ابرو کی منتظر اور کائنات ہماری پیروی کی آرزومند تھی، ساحلِ نیل سے خاک کاشغر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور اندلس اور مراکش کے سبزہ زاروں سے ہمالہ کے لالہ زاروں تک ہماری سلطنت کی بساط اور ہماری حکمرانی کی حدود پھیلی ہوئی تھیں ۔

ہم کہ اس سب کچھ کے مالک تھے اپنے مالک وخالق کی نافرمانی اور اپنے ہادی ومرشد کی بغاوت سے ان تمام عظمتوں سے الگ اور تمام نعمتوں سے محروم کر دیئے گئے، کبھی دولت و تونگری ہمارے دروازوں پر دستک دیا کرتی تھی اور آج ہم نے ان کے دروازے کی گدائی شروع کی اور فقر وافلاس نے اس طرح ہمارے درمیان ڈیرے ڈال دیئے کہ ان کی رخصتی کی توقع ہی عبث ٹھہری نکبت وذلت ہمارا لازمہ قرار پائی اور پستی و درماندگی ہمارا نصیبہ اور مقدر ۔

صدیوں پہ صدیاں بیت گئیں اور قرن پہ قرن گذرتے گئے لیکن ہمارے احوال میں کوئی تغیر نہیں آیا، آخر سن چودھویں صدی کے وسط میں ہمیں اپنی کوتاہیوں اور اپنی رسوائیوں کے اسباب کا ادراک ہوا، بزرگ و برتر غفار وستار پروردگار کے سامنے سر بہ خاک ہوئے، اپنے کوٹھوں پہ اذانیں دیں اپنی گلیوں میں رب کی بڑائی اور کبریائی کے نعرے بلند کیے، ماضی تابناک کو آوازیں دیں اور حال و استقبال کو تابدار بنانے لگے ۔

رب لمیزل اور لایزال نے خوابیدہ بختوں کو بیدار اور اپنی رحمتوں کا سزاوار کیا اور نقشہ عالم پہ پھر اسلام کا پرچم تولتے ہوئے لہرانے لگا۔ اور اب جبکہ چودھویں صدی ہجری ہم سے جدا ہو رہی ہے بدقسمتی سے وہ جذبہ بھی ہم سے رخصت ہو رہا ہے جن کی بنا پر ہم ایسے ایشیا اور افریقہ میں بسنے والے لاتعداد مسلمانوں کو آزادی اور رفعت ملی تھی ۔

امت مسلمہ سے وابستگی کے بلند بانگ دعوؤں کے برعکس اسلامیان عالم کی زندگیاں عملاً اسلام سے دور ہٹتی جا رہی ہیں خود پاکستان کبھی عفت، طہارت، عصمت اور پاکیزگی کا گہوارہ تھا آئے دن کے واقعات اور حالات اس کے اس اعزاز وافتخار کو گہنوائے دے رہے ہیں۔ بے حجابی اور بے حیائی کہ بے حجابی کا لازمہ ہے ہمارے معاشرہ کا حصہ بنتی جا رہی ہے اچھے اچھے گھرانے اس کے اسیر اور اس کی ترکتازیوں کے نخچیر ہو چکے ہیں۔

دین سے علمی محبت اور دینی قدروں سے حقیقی تعلق و پیار مفقود ہوتا جا رہا ہے اور کچھ یہی کیفیت عالم اسلام کے دوسرے ملکوں کی ہے ۔

ایسی حالت میں پندرہویں صدی ہجری کی تقریبات مناتے ہوئے ہمیں اس پر بھی غور کرنا ہوگا کہ ماضی میں ہمارے زوال کا سبب کیا تھا؟ اور حال میں ہماری تباہی کا باعث کیا ہے؟ اور ہمارے مستقبل کی تابداری میں کونسی چیز حائل ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمیں ایک مسلمان ہونے کے ناطے اس بات کا یقین رکھنا چاہیئے کہ ہمارا عروج اور ہمارا زوال اور قوموں سے قدرے مختلف اپنے دین کے ساتھ وابستگی میں پوشیدہ ہے کہ دین سے تعلق بلندی اور دین سے دُوری زوال کی علامت ہے۔

اور جب تک ہم اس کا ادراک نہیں کرتے ہم اپنے آپ اور تاریخ سے انصاف نہیں برت سکتے۔

مارشل لاء کے جدید دور کے بعد جہاں حکومت نے بعض بہت اچھے اقدام کیے وہاں اس بات کی بھی سخت ضرورت ہے کہ ان پرچوں کا بھی احتساب کیا جائے جو دین کا نام لے کر اختلاف رائے اور اختلاف فکر کو دریدہ دہنی الزام تراشی اور بہتان طرازی کے قالب میں ڈھال کر اپنے مخالفین کو سب وشتم کا نشانہ بناتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے متعدد جرائد و رسائل ایسے پڑے ہیں جن میں مخالفین کے لیے انتہائی اشتعال انگیز اور دشنام آمیز زبان استعمال کی گئی ہے۔

یہ بات بڑی شرمناک ہے کہ نام دین کا لیا جائے اور زبان وہ استعمال کی جائے کہ اسلام تو اسلام دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی اخلاقی اور روحانی اقدار رکھنے والا فکر بھی اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔

© rasailojaraid.com